مطبوعات

جامعہ عثمانیہ ‏ مؤلفہ جناب ڈاکٹر محمد رضی الدین صدیقی سابق وائس چانسلر جامعہ عثمانیہ و محمود ابراہیم سابق ناظم تعمیرات مملکتِ آصفیہ (حیدر آباد دکن)۔ ناشر: بہادر یار جنگ اکادمی سراج الدولہ روڈ، بہادر آباد، کراچی۔ ص ۱۳۵۔ قیمت ۳۰/- روپے

جامعہ عثمانیہ محض ایک یونیورسٹی کا نام نہیں، بلکہ ایک عظیم الشان تعلیمی تجربے کا نام ہے۔ سید جمال الدین افغانی نے برصغیر میں یہ آواز اٹھا کر ایک تحریک پیدا کی کہ یہاں تمام علوم کے لیے ذریعہ تعلیم اردو کو بنایا جائے، پھر اس کے مطابق اولین تجربہ جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن نے کر دکھایا۔ علوم، فنون، سائنس اور ٹیکنیکیات کی تعلیم پوسٹ گریجویٹ سطح تک اردو زبان میں دی گئی۔ کئی نصابی کتب تیار کی گئیں۔ اصطلاحات کے تیزی سے ترجمے کر لیے گئے اور پھر اہل علم کی جو صف اس یونیورسٹی سے تعلیم پا کر نکلی وہ قابلیت اور تخلیقی صلاحیت کے لحاظ سے اوروں سے برتر ہی تھی۔ آج وہاں کے فارغ التحصیل حضرات پاک و ہند ہی میں نہیں امریکہ اور یورپ میں اہم خدمات انجام دے رہے ہیں۔

اس مختصر کتاب میں اس تجربے کی پوری تاریخ بیان کر دی گئی ہے اور ان تمام اداروں اور افراد کا ذکر ہے جنہوں نے اس خدمت کی انجام دہی میں حصہ لیا۔ پورے انتظامات کے نشوونما اور ارتقاء کی داستان کہی گئی ہے۔ تنخواہوں اور دیگر مصارف کا ذکر ہے، امتحانات اور رہائشی انتظامات کا بیان ہے۔ افراد اور انتظامات کے ادل بدل اور تغیرات کا اندراج ہے۔ قاضی محمد حسین پرو وائس چانسلر (زمانہ تقرر ۳۸-۱۹۳۷) کا یہ معروف عام جملہ کہ "علم نامانوس زبانوں میں مقید تھا، اس جامعہ میں اپنی زبان میں آکر آزاد ہو گیا۔"

کیا پاکستان کے لیے اس میں کوئی سبق نہیں!

"بتول" سالنامہ ۱۹۸۶ء بہ ادارت: نسیم آرا و سلمیٰ یاسمین نجمی۔

ادارتی امور کے لیے پتہ: پوسٹ بکس ۴۵۲، راولپنڈی صدر۔

ترسیل زر وغیرہ کے لیے پتہ: ۸- سلطان احمد روڈ، اچھرہ، لاہور۔

قیمت سالنامہ فی شمارہ -/۱۰ روپے۔ سالانہ چندہ -/۳۲ روپے۔ سرورق رنگین و خوشنما۔

ماہنامہ بتول کا یہ سالنامہ سوا دو سو صفحوں کے دامن میں بہت سا سرمایۂ دین و ادب سمیٹے ہوئے ہے۔ یہ بڑی مسرت انگیز حقیقت ہے کہ خواتین کی ادارت میں اور زیادہ تر خواتین ہی کی قلمی معاونت سے چلنے والا یہ رسالہ ایک طرف تو اپنی پاکیزہ تدرح کے لحاظ سے قابلِ قدر ہے، دوسری طرف یہ بات بھی حوصلہ افزا ہے کہ یہ رسالہ بڑے عزم و استقلال سے اپنا راستہ بناتا ہوا اب اپنی تیسویں جلد کا آغاز کر چکا ہے اور تیسرا خوش آئند پہلو یہ ہے کہ بتول کا معیار روز بروز بہتر ہوتا جا رہا ہے، خصوصاً خواتین کی تحریروں اور ان میں سے بھی امتیازی طور پر افسانوی مواد کو مقام و قوت حاصل ہے۔

اداریے کے بعد حمد و نعت کے صفحات ہیں، پھر دانش و حکمت کا عنوان آتا ہے۔ بعد ازاں ۱۵ افسانے، ایک ناول، ایک طویل ناول کی قسط، دو مقالات، ایک خاکہ اور ایک انشائیہ ۴ غزلیں اور ۶ نظمیں سالنامے کے گلدستہ میں حسن و خوبی سے مرتب کر کے ادارہ بتول اپنے پڑھنے والوں اور پڑھنے والیوں سے اپنی صلاحیتوں کے لیے یقیناً خراجِ اعتراف حاصل کرے گا۔

لکھنے والوں اور لکھنے والیوں میں سے چند نمایاں نام یہ ہیں: پروفیسر اسرار احمد سہاروی، سفیروی، بنت الاسلام، حفیظ الرحمٰن احسن، لالہ صحرائی، قانتہ رابعہ، سمیعہ سالم، صالحہ صبوحی، غافل کرنالی، طاہر قریشی، الطاف شاہد۔ بنتِ مجتبیٰ مینا، ام زبیر، نیر بانو، پروفیسر فروغ احمد، شفیق ہاشمی، فرزانہ رباب اور تمنا علیگ۔ سارے لکھنے والے قابلِ قدر ہیں مگر اختصار واجب ہے۔

افسوس کہ اتنی جگہ نہیں کہ مختلف تحریروں پر الگ الگ گفتگو کی جاسکے۔

پاکستان اسٹیٹ آئیل ریویو (خصوصی سیرت نمبر)	مولف: شاہ مصباح الدین شکیل - ناشر: جناب عبدالجلیل، شعبۂ امورعامہ، پاکستان اسٹیٹ آئیل کمپنی لمیٹڈ - پوسٹ بکس

نمبر ۳۹۸۳ - کراچی -

پرانی ضرب المثل تھی: "پڑھیں فارسی، بیچیں تیل" - اب نئی شکل یہ ہو گئی کہ "بیچیں تیل، چھاپیں سیرتِ پاک" - سبحان اللہ - ہم بہت بڑے سائز کے ۸۰ صفحات پر آرٹ پیپر کے رنگین ٹائیٹل اور آفسٹ کی نفیس چھپائی کے ساتھ سیرت پاک کے چند ابواب کو دیکھ کر باغ باغ ہو گئے — باتیں مکمل، لفظ کم، عبارت سلیس، تصاویر اور نقشوں سے مزین، قرآن و صحاح ستہ کے علاوہ ۴۶ کتبِ حوالہ کی فہرست ہے - پہلے ایک حصہ سیرت احمد مجتبیٰ — "ولادت سے غارِ حرا تک" پی۔ایس۔او کی طرف سے ۱۹۸۴ء میں شائع ہو چکا ہے - اب ۱۹۸۵ء میں غارِ حرا سے ہجرتِ حبشہ تک" آیا ہے - اب "ہجرتِ حبشہ سے مسجد نبویؐ تک" کا حصہ آئے گا - اور پھر "مسجد نبویؐ سے سفرِ آخرت تک"۔

ہم اس پیش کش پر جناب مؤلف اور پی۔ایس۔او (P.S.O) کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں -

---

(بقیہ معاشی ترقی کے لیے اسلامی تدابیر)

اسلام کا معاشی نظام انصاف و توازن، معاشرتی مساوات اور غریب کی دستگیری کے لیے منفرد معاشی نظام ہے - دکھ درد کی ماری ہوئی انسانیت کی فلاح ہر دور میں اسلام کے معاشی نظام میں ہی مضمر رہی ہے - حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نوعیت کا معاشی نظام اسلامی معاشرے میں رائج کیا تھا اس میں ہر شخص کی ضروریات کی کفالت کا اہتمام تھا - آج بھی انسان کو ایسے ہی معاش کے نظام کی ضرورت ہے جس کا نمونہ آپؐ نے اپنی سوسائٹی میں پیش کر کے دکھایا تھا -

---